آن لائن فری لانسنگ(Freelancing) میں پروجیکٹس(Projects) حاصل کرنے کے لیے دھوکا دینا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:LAR 12800 تاریخ:03-04-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم آن لائن فری لانسنگ (Freelancing) کرتے ہیں یعنی ہم اپنی اسکلز (Skills) آن لائن پیش کرتے ہیں اور ہمارا کام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اپنا ایک گرافک ڈیزائنر یا ویب ڈیزائنر ہوتا ہے، جس سے ہم کام کرواتے ہیں اور ہم یوں کرتے ہیں کہ مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، مثلاً: فیس بک، ٹوئٹر وغیرہ پر اپنی آئی ڈی / پروفائل بناتے ہیں اور وہاں پر اپنے کام کی تشہیر کرتے ہیں اور ہمارے کلائنٹس (Clients) چونکہ اکثر فارن کنٹری (Foreign Country) کے لوگ (انگریز) ہوتے ہیں، جو سکیم (Scam / دھوکا) کے خوف سے غیر ملکی افراد پر اعتماد و بھروسہ نہیں کرتے، اور پروجیکٹ نہیں دیتے۔ تو ہم عموماً یوں کرتے ہیں کہ کسی انگریز کی پروفائل پکچر (Profile Picture) لگا کر انگریز کے نام سے ہی آئی ڈیز بناتے ہیں اور اسی کے ذریعے کلائنٹس (Clients) سے بات چیت کرتے ہیں اور جب کوئی کلائنٹ چیک کرنے کے لیے ہمارا گزشتہ کام مانگتا ہے تو ہم کسی دوسرے شخص کا کیا ہوا کام نیٹ سے اٹھا کر اسے بھیج دیتے ہیں۔ اگر اُسے وہ کام پسند آ جاتا ہے، تو وہ ہمیں ہماری مقررہ فیس میں سے آدھی پیمنٹ (Half Payment) بھیج دیتا ہے اور پھر ہم اس کی مرضی کے مطابق کام کر کے دے دیتے ہیں اور اگر اسے ہمارا کام پسند نہ آئے، تو وہ اپنی رقم رِیْ فنڈ

(Refund) بھی کر سکتا ہے، اس معاملے میں ہماری طرف سے اس پر کوئی زبردستی نہیں ہوتی۔ پوچھنا یہ ہے کہ ہمارا اس طرح کرنا کیسا ؟ اور اس انداز سے حاصل کیے گئے پروجیکٹس (Projects) کی آمدنی کا کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا جعلی پروفائل پکچر (Fake Profile Picture) لگانا اور اپنے نام کی بجائے کسی انگریز کے نام سے اپنے آپ کو ظاہر کرنا اور دوسروں کا کیا ہوا کام اپنا بنا کر پیش کرنا جھوٹ، فریب اور دھوکا ہے، احادیث میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اور دینِ اسلام میں کسی کافر سے بھی جھوٹ بولنا یا اسے دھوکا دینا ناجائز و حرام ہے۔ لہٰذا پروجیکٹس (Projects) حاصل کرنے کے لیے آپ کا یوں کرنا شرعاً ناجائز و حرام ہے اور اگر پہلے ایسے کر چکے ہیں، تو آپ پر فرض ہے کہ اس سے توبہ کریں اور آئندہ نہ کرنے کا پکا عہد کریں۔ رہی بات ان پروجیکٹس کی آمدنی کی، تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ پروجیکٹس ، جائز مطالبات (Demands) اور جائز تقاضوں (Requirements) پر مشتمل ہوں، تو انہیں پورا کرنا اور ان کی آمدنی لینا شرعاً جائز و حلال ہے اور اگر وہ ناجائز مطالبات و تقاضوں (مثلاً میوزک، عورتوں کی یا فحاشی و عریانی پر مشتمل تصاویر، دین و مذہب کے خلاف مواد وغیرہ) پر مشتمل ہوں تو انہیں پورا کرنا اور ان کی آمدنی لینا شرعاً ناجائز و حرام ہے؛ کیونکہ قرآن پاک میں گناہ کے کاموں میں کسی بھی طرح مدد و تعاون کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

محدث جلیل، امام محمد بن یزید ابنِ ماجہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:273ھ) سنن ابنِ ماجہ میں حدیث پاک لکھتے ہیں: ”عن أبي هريرة، قال: مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل يبيع طعاما، فأدخل يده فيه فإذا هو مغشوش، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس منا من

غش ‘‘ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ میں ہاتھ ڈال کر دیکھا، تو (اندر سے) غیر خالص اور دھوکے والا تھا (باہر سے سوکھا اور اندر سے گیلا تھا)، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکا دے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب النهي عن الغش، جلد2، صفحہ 749، دار إحياء الكتب العربيه)

محدث جلیل، امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 360ھ) "المعجم الصغیر" میں حدیث پاک لکھتے ہیں: ’’قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من غشنا فلیس منا، والمکر والخدیعة في النار ‘‘ترجمہ: جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں، اور مکر و فریب اور دھوکا دہی جہنم میں (جانے کا سبب) ہیں۔

(المعجم الصغير للطبراني، جلد2، صفحہ 37، المكتب الإسلامي، دار عمار، بيروت)

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ’’والغش ستر حال الشيء ‘‘ترجمہ: کسی چیز کی (اصلی) حالت کو چھپانا دھوکا ہے۔

(فيض القدير، جلد6، صفحہ 158، رقم الحديث 8879، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

شیخ الاسلام، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ) فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: ’’غدر (دھوکا) و بد عہدی مطلقًا سب سے حرام ہے مسلم ہو یا کافر ذمی ہو یا حربی مستامن ہو یا غیر مستامن اصلی ہو یا مرتد۔‘‘ **(فتاوی رضویه، جلد 14، صفحہ 140، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

امام الحدیث والفقہ، شاگردِ امام اعظم، امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 189ھ) "کتاب الاصل" میں لکھتے ہیں: ’’وقال أبو حنيفة: إذا استأجر الرجل أجيراً يعمل عملاً مسمى في بيته بأجر معلوم فهو جائز ‘‘ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب

کسی شخص نے کسی آدمی کو اجیر رکھا کہ وہ اس کے گھر میں معین کام، مقرر اجرت کے بدلے میں کرے تو اس طرح کرنا، جائز ہے۔

(الأصل، المبسوط، کتاب الإجارات، باب من استأجر أجيراً۔۔۔، جلد 3، صفحه 582، دار ابن حزم، بيروت)

علامہ ابنِ عبد البر رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 463ھ) "الکافی فی فقہ اھل المدینۃ" میں لکھتے ہیں: "وكل عمل فيه منفعة وكان عمله مباحا فجائز الإجارة فيه" ترجمہ: ہر وہ عمل جس میں منفعت ہو اور اس کا کرنا شرعاً جائز ہو، تو اس کام میں اجارہ کرنا، جائز ہے۔

(الكافي في فقه أهل المدينة، جلد 2، صفحه 755، مكتبة الرياض الحديثة، الرياض)

علامہ محمود بن عبد العزیز ابنِ مازہ بخاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 616ھ) "المحیط البرھانی" میں لکھتے ہیں: "وقال أبو حنيفة: لا تجوز الإجارة على شيء من اللهو والمزامير والطبل وغيره؛ لأنها معصية والإجارة على المعصية باطلة... وإذا استأجر رجل من أهل الذمة مسلما يضرب لهم الناقوس فإنه لا يجوز" ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لہو و لعب، مزامیر (میُوزِکَل آلات) اور ڈھول وغیرہ بجانے پر اجارہ کرنا، ناجائز ہے؛ کیونکہ یہ گناہ ہیں اور گناہ پر اجارہ باطل ہے اور جب کسی ذمی کافر نے کسی مسلمان کو ناقوس بجانے کے لیے اجارہ پر رکھا تو یہ اجارہ، ناجائز ہے۔

(المحيط البرهاني، كتاب الإجارات، جلد 7، صفحه 482، دار الكتب العلميه، بيروت)

شیخ الاسلام، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ) فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: "اصل مزدوری اگر کسی فعلِ ناجائز پر ہو سب کے یہاں ناجائز، اور جائز پر ہو تو سب کے یہاں جائز، اس امر میں... نَصارٰی و ہُنُود (عیسائی وہندو) وغیرہم سب برابر ہیں۔"

(فتاوی رضویه، جلد 23، صفحه 507، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

ایک دوسرے مقام پر سوال ہوا کہ انگریزوں کی سلائی کے کام کی نوکری کرنا یا ان کا کپڑا

مکان پر لا کر سینا جائز ہے یا نہیں ؟ تو اس کے جواب میں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”انگریز کی سلائی کی نوکری کرنے یا گھر پر لا کر اس کا کپڑا سینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ کسی مَحْذور شرعی (شرعی طور پر کسی ناجائز چیز) پر مشتمل نہ ہو۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 472، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

گناہ کے کاموں پر مدد کی ممانعت کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی (ظلم) پر باہم مدد نہ دو۔

(پارہ 6، سورۃ المائدہ، الآیۃ 2)

درر الحکام میں ہے: ”أن الإجارة لا تجوز عندنا علی... المعاصي“ ترجمہ: ہمارے نزدیک گناہوں پر اجارہ جائز نہیں۔

(درر الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الاجارہ، جلد 2، صفحہ 233، دار إحیاء الکتب العربیہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

23 رمضان المبارک 1445ھ/03 اپریل 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے